50182
369

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) احرام کی حالت میں سگریٹ پینا (اس میں خوشبو ہو یا بدبو)، مین پوری، گٹکا، ماوا، پان پرگ اور چیونگم وغیرہ کھانا کیسا ہے؟ نیز دورانِ طواف ان اشیاء کا استعمال کا کیا حکم ہے؟

(۲) ایک شخص (اعضائے مخصوصہ میں کھچاؤ کی وجہ سے) انڈر وئیر پہنے بغیر چل پھر نہیں سکتا بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے، آیا ایسی صورت میں اس کو احرام کی حالت میں انڈر وئیر پہننے کی اجازت ہے؟ اگر اجازت نہیں ہے مگر پھر بھی پہن لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۳) احرام کی حالت میں بواسیر، سلس البول یا دیگر اور کسی عذر کی وجہ سے انڈر وئیر پہننے کی اجازت ہے؟ اگر نہیں تو ایسا شخص کیا کرے؟ اور اگر بغیر عذر کے انڈر وئیر پہن لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(برائے مہربانی حضرت استاذ محترم مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے تصدیق کروادیں۔)

محمد عادل شیخ

0342-6000404

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۲/۱۷۹۳
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

ا۔۔۔احرام کی حالت میں چیونگم، بین پوری، گٹکا، ماوا وغیرہ کھانا اور سگریٹ پینا احرام کے منافی نہیں ہے۔اور پان پراگ سے متعلق یہ تفصیل ہے کہ اگر اس میں خوشبودار چیز مثلاً الائچی یا لونگ نہ ہو یا ہو لیکن خوشبودار اجزاء کم ہوں اور اس کے مقابلے میں غیر خوشبودار اجزاء زیادہ ہوں، تو ایسا پان پراگ کھانا فی نفسہ جائز ہے، البتہ ایسا پان پراگ جس میں خوشبودار اجزاء زیادہ ہوں اور اس کے مقابلے میں غیر خوشبودار اجزاء کم ہوں، تو اس کا کھانا ممنوع ہے، ایسے پان پراگ کے استعمال کی صورت میں جزاء واجب ہو سکتی ہے۔(ماخذہ تبویب:۱۳۶۱/۹۸ بتصرف)

واضح رہے کہ دورانِ طواف ذکر اللہ میں مشغول رہنا اور دعا مانگنا افضل ہے، اس کے دوران کوئی چیز کھانا پینا مکروہ ہے۔(معلم الحجاج)

نیز طواف کے دوران سگریٹ پینے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ سگریٹ کے اندر چونکہ بدبو اور دھواں ہوتا ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور حدیث میں مسجد کے اندر بدبودار چیزیں کھا کر آنے کی اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت آئی ہے، لہذا دورانِ طواف سگریٹ پینا جائز نہیں ہے۔

صحيح البخاري (ص: ١٧٢)

عن عبد العزيز قال قيل لأنس ما سمعت النبي يقول في الثوم فقال من أكل فلا يقربن مسجدنا

صحيح البخاري (ص: ٢١٠)

عن عامر قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال النبي المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه

الفتاوى الهندية (١/ ٢٤٠)

ونوع ليس بطيب بنفسه ولا فيه معنى الطيب ولا يصير طيبا بوجه ما كالشحم فسواء أكل أو دهن أو جعل في شقاق الرجل لا تجب الكفارة ونوع ليس بطيب بنفسه ولكنه أصل للطيب يستعمل على وجه التطيب ويستعمل على وجه الدواء كالزيت والشيرج ويعتبر فيه الاستعمال فإن استعمل استعمال الأدهان في البدن يعطى له حكم الطيب، وإن استعمل في مأكول أو شقاق رجل لا يعطى له حكم الطيب كذا في البدائع

دار الافتاء

۳،۲۔۔۔اگر مذکورہ عذر کی وجہ سے انڈرویئر استعمال کرلیا،اور ایک دن یا ایک رات کی مقدار پہنا رہا یا پورا عمرہ اسی حالت میں کرلیا تو اس کے ذمہ یا تو ایک دم دینا ہوگا یا تین روزے رکھنے ہونگے یا چھ مسکینوں میں سے ہر ایک کو صدقۃ الفطر کے برابر صدقہ دینا ہوگا(صدقۃ الفطر کی مقدار پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے)اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہنے رہا یا پورا عمرہ انڈرویئر پہنے ہونے کی حالت میں نہ کیا تو صدقہ اختیاری واجب ہوگا یعنی کسی ایک مسکین کو صدقۃ الفطر کی مقدار دینا ہوگا یا ایک روزہ رکھنا ہوگا۔(ماخذہ تبویب:۱۶۷۹/۵۶ بتصرف)

کما فی غنیة الناسک:(۲۳۸)

جزاء الجنايات اما دم حتما اذا ارتكب المحظور كاملا بلا عذر،او صدقة حتما اذا ارتكب المحظور ناقصا بلا عذر،او على التخيير بين الصوم والصدقه والدم اذا ارتكب المحظور كاملا بعذر،او على التخيير بين الصوم والصدقة إذا ارتكب المحظور ناقصا بلا عذر

فی غنیة الناسک:(۲۵۱)

فاذالبس مخيطا يوما كاملا او ليلة كاملة،فدم(در)المراد مقدار احدهما،فلو لبس من نصف النهار الى نصف الليل من غير انفصال،او بالعكس لزمه(رد المحتار)وفي اقل من يوم وليلة صدقة،كذا في المتون

حاشية ابن عابدين – (۲ / ۵۴۷)

قوله (يوما كاملا أو ليلة) الظاهر أن المراد مقدار أحدهما فلو لبس من نصف النهار إلى نصف الليل من غير انفصال أو بالعكس لزمه دم كما يشير إليه قوله وفي الأقل صدقة شرح اللباب قوله (وفي الأقل صدقة) أي نصف صاع من بر وشمل الأقل الساعة الواحدة أي الفلكية وما دونها خلافا لما في حزانة الأكمل أنه في ساعة نصف ساع وفي أقل من ساعة قبضة من بر.... واللہ اعلم بالصواب

محمد عبد الهادی عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/جمادی الثانی/۱۴۳۷ھ
۵/اپریل/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۶/۶/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۵/۶/۱۴۳۷ھ
06-04-2016

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۲/۱۷۹۳

مفتی